

حقیقتِ نجات

علامہ محمد قاضی رضا رضوی

رضیا لائبریری
11th Floor (Koch Junction)

عرض مصنف

اللہ تعالیٰ نے اس گلشن کائنات کو عجب انداز سے بسایا ہے انسان لاکھوں کوشش کرے کائنات کی حقیقتیں پھر بھی اس پہ پوری طرح عیاں نہیں ہو پاتیں۔ زندگی سے کائنات میں بہا ہے اور زندگی بندگی سے عبارت ہے۔ بندگی کے حسن کو نکھارنے کے لیے اللہ کریم نے ایسے ایسے چشمے جاری کئے ہیں کہ ان سے فیضیاب ہو کر بندگی حقیقی معنوں میں صدا بہار ہو جاتی ہے۔ اس گلشن حیات میں بندگی کے جن پھولوں سے بہا آتی ہے ان میں نماز کی حیثیت گل سرسبد کی سی ہے اسی لیے تو ہر مسلمان پر سب سے پہلے نماز کا حکم نافذ ہوتا ہے اور پھر روز قیامت بھی سب سے پہلے نماز ہی کے بارے پوچھا جائے گا۔

اول ما یحساب بہ العبد یوم القیمة الصلوة - (حدیث نبویؐ)

روز محشر کہ جاں گداز بود - اولیں پریش نماز بود

اس لیے ”حقیقت نماز“ پہ چند سطور تحریر کی ہیں اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو صرف اور صرف میرے پیر و مرشد ہادی برحق حضرت قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز کی نظر شفقت کا نتیجہ ہے۔ اللہ رب العزت میری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے میرے والدین کی شفقت کا سبب بنائے اور معزز قارئین کو بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

میر ہی قسمت سے الہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول میں نے کچھ چنے ہیں ان کے داماں کیلئے

محمد فاضل رضوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہمیت نماز

دُنیا میں قوموں کا عروج اور ان کا اقتدار اسی وقت تک باقی رہتا ہے جب تک ان کے دلوں میں اپنے مذہب و مسلک کا وقار اور اس کی عزت و حرمت برقرار رہے اور اگر ان میں سے ان دو چیزوں کا خاتمہ کر دیا جائے یا ہو جائے تو وہ قومیں ایک بے روح و بے جان جسم کی طرح ہو جایا کرتی ہیں جن کا وجود دنیا میں ہونا نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور ان کی مثال اس مُردہ انسان کی سی ہو جاتی ہے جس کے مرجانے کے بعد اس کے خویش و اقربا اور دیگر یارانِ زندگی اس کو اپنے ہاتھوں اٹھا کر کسی دُور ویرانے میں جا کر دفن آتے ہیں۔ حالانکہ اس پر کبھی وہ وقت بھی تھا جب کہ اس کو اپنے اور بستی والے عزت و وقار کی نگاہوں سے دیکھا کرتے اور اس کی ہر خوشی و غمی میں شریکِ حال ہوا کرتے۔ مگر جب اس کی روح اس جسمِ عنصری سے پرواز کر گئی تو اب اس سے اپنے پرانے سب نفرت و حقارت اور اس سے ڈرنے لگ گئے ہیں۔ آخر یہ سب کچھ کیوں ہوا اس لیے کہ جس جو ہر بے پایاں اور ذمی قدر چیز سے لوگوں کا رشتہ تعلق وابستہ تھا وہ رشتہ یعنی روح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان سے منقطع کر دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس میں روح ہے، اس میں سب کچھ ہے اور جس میں روح نہیں اس میں کچھ بھی نہیں اسی طرح نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر عبادات الہیہ بھی مذہبِ اسلام کی روح ہیں۔ جو روزِ ميثاق حضرت سیدنا آدم علیہ السلام میں القاء کی گئی تھیں اور یہی وہ عہدِ ميثاق ہے جس کی بجا آوری اور اس کی تکمیل کے لیے خداوندِ عالم نے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دُنیا میں اس الہی مشن کو پھیلانے اور اس کو ترقی و عروج دینے کے لیے تشریف لائے۔ سب کے

سب اپنے اپنے عہد مبارک میں اسی اسلام کی روح - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ اور دیگر مختلف عباداتِ الہیہ کی اپنی اپنی قوم کو تلقین کرتے رہے اس دورِ الحاد میں جس کو موجودہ ماڈرن قسم کے لوگ عالم انسانیت کے لیے ترقی و عروج اور درخشاں دور گردانتے ہیں حالانکہ یہ ان ماڈرن قسم کے لوگوں کا اپنا ذاتی خیالی تصور ہے -

یہ درخشاں نہیں بلکہ اگر اس کو تاریک دور کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ کیونکہ یہ وہ دور ہے جس کی بشارت و آگاہی ہمارے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے کئی سو سال قبل دے دی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ گناہ کو ثواب سمجھنے لگ جائیں گے۔ حالانکہ وہ گناہ ہوگا۔ چنانچہ آج وہ ارشادِ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم من وعین۔ پورا ہو رہا ہے کہ لوگ نماز کو ایضاً وقت، روزہ کو انسانیت سوز حرکت، حج کو ایضاً مال تصور کرنے لگے گئے ہیں آئیے میں آپ کو ایک مسلم مبلغ ہونے کی حیثیت سے دعوت دیتا ہوں کہ اگر آپ اپنی اصلی و حقیقی منزل اور اس کے نشان کو پانا چاہتے ہیں۔ تو وہ اسلام کی پیش کردہ تحریک نماز، روزہ حج، زکوٰۃ وغیرہ کو اپنے قلب و جگر میں جگہ دیں جس کے اپنانے اور ادا کرنے سے جسم میں تازگی روح میں شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ادا کرنے میں خداراضی ہوتا ہے اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوتے ہیں اور اسی طرح کے ہزار ہا فوائد و اقسام حاصل ہوتے ہیں۔

وائے ناکامی متلع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

(اقبال)

نماز غیر مسلم کی نگاہ میں

ایک غیر مسلم نماز جیسی ایک اہم عبادت کے متعلق رقم طراز ہے۔
(ترجمہ) ”جس شخص نے مسلمان کو حیرت انگیز یک آہنگی ترتیب اور وقار کے

ساتھ صفیں باندھے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے وہ اس سکھانے والی نماز کے تعلیمی افادے کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس نماز باجماعت میں مومنین کا باقاعدہ اجتماع ان کے قلوب میں اتحادِ ملت کی روح اور مساواتِ انسانی کا احساس پیدا کر رہا ہے بعد کے زمانے میں اسلام نے جو عسکری کامیابیاں حاصل کیں وہ ان اوصاف کی شرمندہ احسان تھیں۔ جنہوں نے ابتداء سے اسلام کے زمانے میں سب سے پہلے عربوں کے اندر نشوونما پایا اور وہ خصوصیتیں دو تھیں یعنی ضبط و تنظیم اور موت سے بے پرواہی۔“

عبادت

خداوند عالم نے اپنی کتاب پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔ ”یعنی میں نے جن اور انسان کو اس کے سوا کسی غرض کے لیے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ وہ میری عبادت کریں۔“ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپ کی پیدائش و تخلیق اور آپ کی حیات و زیست کا مقصد اس حکمِ الحاکمین کی عبادت و ریاضت کے سوا اور کچھ نہیں ہے اب آپ خود ہی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ آیا آپ کے لیے عبادت کا مقصد اور جو اسلام میں اس کا تصور ہے، اس کا معلوم کرنا ضروری ہے یا نہیں اگر آپ اس کے معنی و مقصد اور اس کی صحیح حقیقت سے روشناس نہ ہوئے تو آپ کا عبادت کرنا نہ کرنے کے برابر ہوگا۔ کیونکہ جو چیز اپنے مقصد اور مطلب کو پورا نہیں کرتی وہ ناکام ہو جاتی ہے۔ ہاں تو آپ سے عبادت کے متعلق کچھ کہنے والا تھا، عبادت کا لفظ عبد سے نکلا ہے عبد کے معنی بندے یا غلام کے ہیں اس لیے عبادت کے معنی بندگی اور غلامی کے ہوئے جو شخص کسی کا بندہ یعنی غلام ہو اگر وہ اس کی تمام یا بندیوں اور اس کے مختلف احکام و قیود کو صحیح معنوں میں یعنی اس کے مکمل اور مقرر کردہ معیار کے مطابق سرانجام دے

تو وہ غلام آقا کا بڑا دیانتدار و فادار اور بے لوث سچا ہی ، ہمدرد شمار کیا جاتا ہے اور اگر وہی غلام جو اپنے آقا کی بندگی اور اس کی غلامی کا دعویٰ دے رہا ہے مگر اس کے کسی حکم یا اس کی مقرر کردہ حدود کی نہ پرواہ کرتے ہوئے اس کی غلامی و تابعداری کا دعویٰ کرے تو وہ غلام نہیں بلکہ اہل عقل اس کو جھوٹا - باتونی بے وفا - خدار اور دوسرے لفظوں میں اس کو نمک حرام کہیں گے تو معلوم ہوا عبادت اور اس کا مقصد - نام ہے - اپنے مولائے قدیر غفور الرحیم کی اطاعت فرمانبرداری اور اس کے ہر حکم کے سامنے جبین نیاز کو خم کر دینے کا -

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عبادت کا مفہوم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس بھی عبادت کا مفہوم وہی ہے - جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کبار کو ارشاد فرمایا تھا کہ انسان اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے حتیٰ کہ ہر حال و حال میں اپنے قادرِ کریم کی یاد اور اس کے قہر و رحم کو یاد رکھے -

نماز کی خاصیت

قرآن و حدیث میں نماز کی خاصیت - فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے - نماز کی پابندی سے آدمی برائیوں سے دور ہو جاتا ہے - روحانیت روز بروز منازلِ معراج طے کرتی چلی جاتی ہے اور نماز ہی دنیا میں تفوق و برتری کی واحد ضامن ہے قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان بے شک سچا ہے کہ جو نماز کو کما حقہ قائم کر لیتا ہے وہ زندگی کی دنیوی خواہشات اور خواہشاتِ بد سے محفوظ کر لیا جاتا ہے اگر اس وقت بھی مسلمان بطریق احسن نمازی بن جائیں تو ان کو تفوق اقوام عالم اور برتری علیٰ کل شیء حاصل ہو سکتی ہے - کیونکہ نماز ہی انسانی زندگی کے لیے ایک مکمل اور پختہ نظام ہے جس کی بدولت عرب کے غیر متمدن لوگوں کو قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت کا وارث بنا دیا گیا تھا اگر نمازی ہونے کے باوجود بھی ہم میں سے برائیاں - بد اعمالیاں - بد کرداریاں اور شررا نگیزیاں نہ جائیں تو معلوم کریں - اس میں نماز اور اس کی فرضیت و اہمیت کی طرف ملتفت کرنے والے نیکیوں

آسمان ولے کا قصور نہیں۔ بلکہ یہ ہماری اپنی ذاتی کمزوری اور ہمارے ذوقِ سلیم اور ذوقِ عبادت میں خام پنا پایا جاتا ہے جن کے سبب سے ہمارے حالات و کوائف نہیں سدھرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان دنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی مقصد اور غرض ضرور ہوا کرتی ہے۔ بصورتِ دیگر ہر چیز کی قدر و قیمت اس مقصد کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے موٹر کو آپ خریدتے ہیں اس کے خریدنے اور اس کے پاس رکھنے کا بھی ایک خاص مقصد متعین ہوتا ہے کہ آپ اس پر سواری کریں گے اور وہ آپ کی سفری زندگی میں مدد و معاون ثابت ہوگی اس کے برعکس آپ کی موٹر تو بڑی خوبصورت رنگ برنگی اور بہترین کمپنی کی بنی ہوئی ہے مگر ضرورت پڑنے پر وہ چلتی نہیں یعنی کام نہیں دیتی تو کوڑھی کام کی ہے مگر آپ کی وہ بیس ہزار کی کار کسی بھی کام کی نہیں یا آپ ایک خوبصورت بھینس پالتے ہیں جو اپنی نظیر نہیں رکھتی جب آپ اس کا دودھ دوہنے کے لیے بڑی امیدوں و تمناؤں سے اور بڑے اشتیاق سے اس کے نیچے بیٹھتے ہیں مگر وہ اپنی جگہ سے چھلانگ لگا کر دوسری جگہ چلی جائے تو بتائیے آپ کو کتنا غصہ آئے گا کہ کم بہت جس مقصد و غرض کے لیے خریدی گئی اور اسے پالا گیا تھا وہ پورا نہیں کر رہی تو گویا وہ بھینس آپ کے لیے ایک بے کار اور فضول چیز ہے یہی مثال بندے اور آقا کی ہے کہ آدمی بڑا خوبصورت ہے مگر وہ اپنے رازق و مالکِ حقیقی کی عبادت و ریاضت نہیں کرتا اس کی اہمیت و ضرورت کو ملحوظ نہیں رکھتا تو خداوندِ عالم کو اس کی خوبصورتی و خوبروئی ہرگز پسندیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے حق بندگی اور اس کی اہمیت کو ادا نہیں کیا مگر اس کے برعکس بلال حبشی جیسا سیاہ رنگ موٹے موٹے ہونٹ والا جسے دیکھنے سے آدمی متعجب ہو جائے مگر وہ دربارِ خداوندی اور دربارِ مصلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حد درجہ منظور و مقبول ہے اس لیے کہ اس نے اہمیت نماز کو جانا اور بھانا پنا تھا۔

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا

اس سرخ و سفید خاک کی صورت ہوئی تو کیا

بس اسی طرح سمجھئے کہ عبادت کا جو مقصد اور فائدہ ہے یعنی اللہ کا قرب حاصل

کرنا اور روحانی اور ملکوتی پہلو کو نشوونما دینا اور ملاء اعلیٰ سے ربط اور مناسبت پیدا کرنا) چونکہ نماز اس صفت میں دوسری تمام عبادت سے بڑھی ہوئی ہے اس لیے وہی سب سے اہم اور افضل ہے اور اس لیے اس کی شرائط نسبتاً دوسری عبادت سے سخت ہیں۔ مثلاً جسم کا پاک ہونا کپڑوں کا پاک ہونا زمین کا پاک ہونا وغیرہ وغیرہ اگر یہ تمام شرائط و قیود پائی جاتی ہیں تو آپ کی نماز مکمل اور کامل ہے ورنہ نہیں۔

شریعت کا عمل نقطہ آغاز بھی نماز ہے اور نقطہ اختتام بھی نماز ہے نماز دین کا مرکزی ستون ہے۔ نماز بندگی کی اصل اور اس کی روح ہے نماز کی ظاہری اور باطنی برکات پر غور کریں کہ اس میں کس قدر فوائد موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے سارا دین اس کے اندر سمٹا ہوا ہے۔ چنانچہ زبان رسالت نے گواہی دی ہے کہ نماز دین کا مرکزی ستون ہے جو اس ستون کو قائم رکھے گا وہ اپنے دین کو قائم رکھے گا اور جو اسے ڈھا دے گا وہ پورے دین کو تاراج کر کے رکھ دے گا۔

الصلاة عماد الدين من اقامها اقام الدين ومن هدمها

هدم الدين ————— (حدیث نبوی)

کلام رسول کے علاوہ کلام اللہ کی طرف آئیے تو اس حقیقت کے جلوے نظر آئیں گے اور اتنی آب و تاب کے ساتھ نظر آئیں گے کہ تردد کی ساری تاریکیاں کافور ہو چکی ہوں گی۔ ایمان کا پہلا لازمی مظہر نماز ہے۔ نماز ہی ایمان کا ثبوت ہے۔ نماز ایمان کا اولین ثمرہ ہے۔ نماز ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ ایمان اور نماز کی اقامت ان دونوں باتوں میں اتنی پیوستہ ہے کہ بوقت ضرورت بلا تکلف ایک دوسرے کی قائم مقامی کر سکتی ہیں نماز ایمان بالآخرت کی نشانی ہے بلکہ نماز ہی ایمان بالآخرت کی کسوٹی ہے ایمان اور نماز کا آپس میں گہرا تعلق ہے نماز سچے مومن کی امتیازی صفت ہے۔ نماز کی حیثیت ایک دائرے اور حلقے کی سی ہے اور دیگر احکام شریعت اس کے اندر محفوظ ہیں۔ پوری شریعت کی بقاء نماز کی پابندی پر منحصر ہے اور یہی نماز پوری شریعت کی نگران ہے۔ نماز اللہ کا ذکر ہے اس سے آپ کا باطن روشن و منور

ہوگا۔ نماز یاد الہی کا سرچشمہ ہے اللہ کے ذکر سے باطن نغمہ ریز کیجئے اگر تمہارا باطن خاموش ہو گیا اور اس کے تاروں سے اس نغمہ لاہوتی کا ترنم بند ہو گیا تو معیت کا رنگ اسے سیاہ بنا دے گا اور اگر تمہارے دل میں یہ سرچشمہ غیر خشک ہو گیا تو پھر اصلاح عمل کا فیضان نہ ہو سکے گا تمہاری تمام عمل خدا پرستی اور اتباع شریعت کے ہاتھوں سے نکل کر نفس اور شیطان کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ قرآن کے کھول کر ہمیں یہ حقیقت بتا دی ہے کہ نماز سے بے توجہی کر کے انسان نرا بند و نفس ہو کر رہ جاتا ہے نماز سے نفس و شیطان کو لگام لگائی جاتی ہے۔

نماز فحشاء و منکر سے بچاتی ہے۔ نماز احکام شریعت کے پورے مجموعے کی قائم مقام ہے۔ نماز جڑ ہے اور دوسرے سارے احکام اس جڑ سے نکلنے والی شاخیں ہیں جڑ ہو تو شاخ ہوگی جڑ کے بغیر شاخ ناممکن ہے۔ نماز سرچشمہ خیر و صلاح ہے اور دیگر سارے امور خیر و اصلاح اسی سے معرض وجود میں آتے ہیں پورے مجموعہ شریعت کی پیروی کا مفہوم صرف اقامت نماز میں ہے اس لیے کہ جب جڑ کا نام لے لیا گیا تو ضروری نہیں کہ اس سے نکلنے والی ایک ایک شاخ کا شمار کر لیا جائے

یہ ایک سجدہ جسے گماں سمجھتا ہے تو
ہزار سجدے سے دینا ہے آدمی کو نجات

(علامہ اقبالؒ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فلسفہ نماز

قرآن مجید کی رو سے نماز کا فلسفہ حسب ذیل ہے -
قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے -

۱۔ نماز تمام مخلوقات الہی کی عبادت کا مجموعہ ہے۔

يَسْبُحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ -

آسمانوں اور زمین کے تمام موجودات اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تمام موجودات خواہ وہ جمادی ہوں یا نباتی ہوں

یا حیوانی ہوں۔ اللہ کی عبادت کرتے ہیں منظر ہر فطرت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

جمادات کی عبادت کا انداز قعود یا جلسہ سے ہے۔ نباتات کی عبادت کا انداز قیام یا کھڑا ہونا ہے

حیوانات یا چوپائے جانوروں کی عبادت کا انداز رکوع یا جھکا ہونا ہے۔ حشرات الارض یا رینگنے والے

جانوروں کا انداز سجدہ ہے اور یہ تمام کے تمام انداز خدا کے قدوس کے بہترین اور اعلیٰ فریضہ نماز کے

اندر موجود ہیں۔ علاوہ اس کے اہل جنود کی عبادت کا انداز تعوذ یا جلسہ ہے عیسائیوں کی

عبادت کا انداز سجدہ ہے بود ہوں کی عبادت کا انداز قیام ہے اور پارسیوں یا مجوسیوں کے

عبادت کا انداز رکوع ہے اور دیکھئے مذاہب عالم کی انفرادی عبادتوں کے سارے انفرادی

انداز نماز جیسی مکمل عبادت کے اندر موجود ہیں۔

۲۔ نماز معبود کی معبودیت اور عبد کی عبدیت کے اظہار کی صورت ہے۔

نماز کے سارے ارکان اللہ کی جبروت و جلال اور بندے کے عجز اور اس کی بے چارگی کا اظہار کرتے ہیں بندہ پاک صاف ہو لینے کے بعد اپنے رب کی حضوری میں حاضر ہوتا ہے کب کا دربار ہے اس لئے حاضر ہوتے ہی بندہ نیت کر لیتا ہے کہ اس کا سروکار محض اس کے رب سے ہے اور سوارب کے رشتہ کے اس کے تمام رشتے ٹوٹ کر ختم ہو گئے۔

اس کام کو انجام دینے کے بعد بندہ اپنے رب کے حضور میں موڈب کھڑا ہوتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو باندھ کر اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ وہ سراپا مجرم اور خطاوار ہے اور امیدوار اپنے رب کی شفقت کا ہے اور اسے اپنے رب کی رحمت کا ہی انتظار ہے۔ اس حالت میں کھڑا ہو کر بندہ تسبیح و تہلیل کرتا ہے اور اس پر ظاہر ہوتا ہے کہ رب کا مرتبہ نہایت اعلیٰ ہے اور وہ بندہ بہت ذلیل ہے پھر شرم اور ہیبت کے مارے جھک جاتا ہے اور کھڑا ہوتے ہی رعبِ حق سے مرعوب ہو کر سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ کچھ دم لیا جاتا ہے کہ پھر ہیبت طاری ہوتی ہے اور دوبارہ سجدہ میں گر کر اپنی عبدیت کا اظہار کرتا ہے پھر رب کی رحمت جوش میں آتی ہے رحمتِ حق بندہ کو سلامتی کی بشارت دیتی ہے اور بندہ سلام کرتا ہوا دربارِ رب سے رخصت ہو کر اپنے کاروبار میں مشغول ہو جاتا ہے۔

۳۔ نماز ایک سچے عاشق کے عاشقانہ انداز کی دلکش تصویر ہے۔

ایک سچا عاشق اپنے معشوق کی حضوری میں کھڑا ہوتا ہے آنکھیں معشوق کی طرف کھٹکی لگائے ہوئے ہیں دل سراپا محبوب کی طرف مائل ہے معشوق کا خیال ہے اور تمام خیالات کا جنازہ نکل چکا ہے ہاتھ بندھے ہوئے زبان ہل رہی ہے لب پر معشوق کی ثنا و صفت جاری ہے اور دل کے اندر وصل کے دلوے موجزن ہیں۔ محبوب التفات نہیں کرتا۔ محب بے چین ہے ہو جاتا ہے جھکتا ہے۔ التجائیں کرتا ہے اور محبوب کی نگاہوں کو اپنی جانب پھیرنے کی کوشش

کرتا ہے۔ ناک رگڑتا ہے۔ زمین پر سر دے دے مارتا ہے اور اٹھ کر دیکھتا ہے کہ معشوق کا کیا انداز ہے پھر سجدہ کرتا ہے محبوب کو راضی پاتا ہے۔ سلام کے پیغام بھیجے جاتے ہیں اور محبوب کے سلام سے سرور ہو کر اس کو جھک جھک کر سلام کرتا ہوا رخصت ہوتا ہے۔

۴۔ نماز میدانِ قیامت کا ایک اجمالی مرقع ہے۔

دنیا ختم ہو چکی ہے۔ کائنات کا شیرازہ بکھر چکا ہے تمام بندگانِ الہی اللہ کی حضور کی میں حاضر ہیں۔ حساب و کتاب کا دن ہے۔ سزا و جزا کے آخری فیصلے سنائے جا رہے ہیں۔ بندہ اپنے اعمال کی زندہ تصویریں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ دیکھ دیکھ کر پچھتا رہا ہے اور سرد آہیں بھرتا ہے کوئی ششدر اور حیرت میں کھڑا ہے۔ کوئی جھک کر رب الارباب سے معافی کی التجائیں کر رہا ہے۔ کوئی سر بسجود ہو کر اپنے گناہوں سے پریشان اور رب سے امان کا طالب ہے خاتم الانبیاء تشریف لاتے ہیں۔ اُمت کی شفاعت فرماتے ہیں۔ اور اُمت سلامتی کے ساتھ سلام کرتی ہوئی دارالسلام کو روانہ ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کا غضب و جلال ہمیشہ متکبر اور اکرٹنے والے پر نازل ہوتا ہے جو اس کے آگے جھک جائے خدا اس پر راضی ہو جاتا ہے نماز تکبر کو توڑتی اور خدا کے آگے جھکتی ہے۔

۵۔ نماز حصولِ جہانداری اور حصولِ سلطنت کا راز ہے۔

نماز کے اندر مقتدی کھڑے ہوتے ہیں امام اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتا ہے اور پھر باندھ لیتا ہے سارے کے سارے وہی کرتے ہیں۔ پھر امام جھکتا ہے سب جھک جاتے ہیں۔ امام سجدہ میں جاتا ہے۔ سارے کے سارے سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ امام قعود میں جاتا ہے سارے کے سارے بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر امام سلام پھیرتا ہے اور سارے مقتدی اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ اطاعت کی تعلیم ہے جہاں کو مطیع وہی کر سکتا ہے جس نے خود اطاعت کی عادت ڈالی ہو نماز اس اصول کو پیش کر کے مسلم

قوم کے سامنے حصولِ "جہاندارمی اور حصولِ سلطنت کا راز" ظاہر فرماتی ہے۔

۶۔ نماز جنگ کے صحیح اور سچے طریقے پیش فرماتی ہے۔

جنگ کا دار و مدار سردار یا کمانڈر کے ڈسپن پر ہے اور نماز اسی ڈسپن کو ایک نہایت زبردست صورت میں پیش کرتی ہے امام فوج کا کمانڈر اور مقتدی فوج الہی کے مخلص سپاہی ہیں۔

۷۔ نماز اتحادِ قومی اور قومی تنظیم کا واحد ذریعہ ہے۔

قومی اتحاد اور قومی تنظیم کا واحد ذریعہ ملنا ملنا اور ایک دوسرے کی حالت کو ہمدردی کے ساتھ سنبھالنا ہے۔ مساجد۔ اسلامی انجمنیں ہیں۔ امام ناظم یا سیکرٹری ہے۔ مقتدی انجمن کے اراکین ہیں۔ مؤذن نقیب ہے اور صدر رب العالمین ہے مساجد کے اندر دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ مختلف اوقات پر ہر مسلم فرد دیگر مسلم افراد کے حالات سے واقف ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کر سکتا ہے۔

۸۔ نماز مساواتِ اسلامی کی بے نظیر مثال ہے۔

نماز، ایاز کو محمود کے دوش بدوش کھڑا ہونے کی اجازت دیتی ہے اور محمود اگر ایاز کو اپنے پہلو میں کھڑا ہونے سے مانع ہوتا ہے تو پھر اس سلطان کو ایک غلام کے مقابلہ میں ذلیل و خوار کرتی ہوئی رب العالمین کی حضوری میں ایک مجرم کی حیثیت سے لا کر کھڑا کر دیتی ہے۔

۹۔ نماز بہترین جسمانی ورزش ہے۔

نماز کے ارکان۔ مثلاً قیام قعود رکوع اور سجدہ وغیرہ جسم کے رگ اور پٹھوں کو مضبوط

کرتے ہیں اور بہترین جسمانی ورزش کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ جو کفار اور مشرکین کے اکھاڑے تا قیام قیامت پیش نہیں کر سکتے۔

۱۰۔ نماز برائیوں سے بچنے کا ایک آسان آلہ ہے۔

نماز پاک صاف رہنے کی تعلیم دیتی ہے اور صفائی اس قدر نظر رکھتی ہے کہ نمازی کو دن اور رات کے جو بیس گھنٹوں میں وضو کی صورت میں پانچ بار غسل کراتی ہے اور صفائی کو شرط نماز قرار دیتی ہوئی انسان کو تمام برائیوں سے پاک رکھتی ہے۔ جو برائیاں دل اور جسم کو ناپاک اور نجس کر دیتی ہیں۔

۱۱۔ نماز الہ العالمین کی حریم اولوہیت کی حاضری ہے

سارے احکام اور ساری حدیں جن کا تعلق اس مادی عالم سے ہے وہ بندہ پر اسی وقت جاری ہو سکتے ہیں جب تک بندہ اپنے رب کی حضوری سے الگ ہے لیکن جب بندہ اپنے رب کی حضوری میں حاضر ہے تو پھر اس شہنشاہ حقیقی کے اوپر شاہان عالم کے احکام نافذ نہیں ہو سکتے۔ ایک مسلم جب تک نماز کے اندر مصروف ہے اس وقت تک شاہان عالم کا کوئی حکم اس پر نافذ نہیں ہو سکتا کیوں؟ اس لیے کہ نماز الہ العالمین کی حریم اولوہیت کی حاضری ہے اللہ نسل انسانی کو اس فریضہ کی اہمیت سے آگاہ فرمائے۔

آمین یا الہ العالمین

کھول کے دیکھ چشم دل لطف ہے کیا نماز میں
آتا ہے ہر طرف نظر نورِ خدا نماز میں

۱۲۔ مقصد نماز

نماز میں خداوند عالم کی بندگی اور اس کی غلامی کا حق ادا کرنا مقصود و مطلوب

ہوتا ہے تاکہ اس کی بے شمار نعمتوں اور لاتعداد بخششوں کا شکر یہ ادا کیا جاسکے۔ نہایت عاجز بنی اور انکساری سے ہاتھ جوڑیں۔ سر نیاز جھکائیں۔ سجدے میں گریں۔ اس کی عزت و عظمت کے گن گائیں اور دینی دنیاوی و روحانی لذتیں پائیں۔ اس کے علاوہ اپنی لغزشوں کو تباہیوں سے توبہ کریں غرضیکہ اپنے حقیقی مولا سے غلامی کا تعلق تازہ کریں۔

ایک حکایت -

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے وضو کرتے تھے تو آپ کا حال ہی کچھ اور طرح کا ہو جاتا تھا لوگوں نے عرض کی اے فرزند رسول اور اے جگر بند زہرہ بتول آپ کا حال ایسا کیوں ہو جاتا ہے آپ نے کہا میں کیا کروں تم نہیں جانتے کہ میں کس حکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونے والا ہوں اور اپنے قصور کو کس آقا کے حضور میں پیش کرنے والا ہوں اور مجھے ڈر لگتا ہے کہ میرا عجز اور الحام ریا کے داغ سے آلودہ نہ ہو جائے جس عبادت میں ریا ہو اس کی حالت کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

بہ زمین چوسجہ کر دم ز زمیں ندا بر آمد کہ مرا خراب کردی بسجده ریائی۔

جب میں نے زمین پر سجدہ کیا تو زمیں سے آواز آئی کہ ریا کی عبادت سے

تو نے مجھے ناپاک کر دیا ہے۔

اے میرے عزیز عبادت کی لذت اس بندے کے نصیب ہوتی ہے جو اپنی خواہشات کو آخرت سے وابستہ رکھے اور جو اندیشہ اس کے راستہ کا کانٹا ہے اس کو جڑ سے اوکھیر ڈالے اور اللہ جل شانہ کی جلالت اور عظمت کو ہمیشہ پیش نظر رکھے اور حساب قیامت میں اپنے آپ کو کھڑا کر کے اس کا جواب دہ سمجھے اور شہوات کے سوراخوں کو عفت اور پاکدامنی کی مٹی سے بند کرے اور حرص کی آگ پر صبر اور قناعت کا پانی ڈالے اگر کبھی دل میں دنیاوی محبت اللہ کی محبت سے سرمو بھی زیادہ ہو اور اسی حال میں وہ آخرت کا عزم کرے اور امید باندھے کہ مجھے نماز میں وہ لذت حاصل ہو جو اکابرین اولیاء اللہ اور افاضل القیاء کو ہوا کرتی ہے

تو یہ خیال بالکل یا وہ گواہی اور بادہ پیمائی ہے اس خیال است و محال است و جنوں -
ایسے کو باطن، کم فہم اور کج اندیش شخص کی یہ مثال ہے کہ اس کا بدن تو نجاست سے
لتھڑا ہوا ہے اور تمنا یہ رکھتا ہے کہ اس کے بدن پر مکھی نہ بیٹھے اور یہ امر محال ہے۔

ہرگز نہ نرس بکعبہ اے اعرابی - اس راہ کہ تو میروی یترکتا نست
الحاصل جس شخص کی آنکھوں کی ٹھنڈک - عورت - فرزند - نور - چاکر - محل
اور مال و اسباب اور مرتبہ و عہدہ کی زیادتی اور سلامتی پر منحصر ہو - وہ ہرگز خلوص
عبادت کی لذت نہیں حاصل کر سکتا اور نہ ہی اس کے گلے سے ذوق شوق اور لذت اور
محبت الہی کا میٹھا شربت نیچے اتر سکتا ہے اور نہ ہی وہ عبودیت کے مناجات کی تاثیر اور
ہم کلامی کامزہ حاصل کر سکتا ہے وہ فرعون سیرت موسوی مشرب ہو کر کوہ طور محبت
پر ہم کلام ہونے کا مستحق نہیں ہے اور نہ ہی وہ معراج کے زینہ پر قدم رکھنے کے قابل ہے۔
اے عزیز اگر تم نماز کی بلندیوں تک نہ پہنچ سکو اتنا تو ضرور کر لو کہ عبودیت اور عجز و انکسار کی
دہلیز سے تو محروم نہ ہو جاؤ - (وان لم یصیہا و اهل فطل) اگر موسلا دھار بارش
نہ ہوگی - اتنا تو ہوگا کہ قطرات شبیم ہی تمہارے خس و خاشاک پر پڑ جائیں گے - اگر تمہارا دامن
پھولوں سے بھر پور نہ ہوگا اتنا تو ہوگا کہ اس باغ معرفت کا کانتا ہی تمہارے پاؤں میں
چبھ جائے گا تاہم اس گلزار کے خار کی معیت بھی تمہیں خالی نہ رہنے دے گی -

خلاصہ -

عبادت حاصل زیست ہے اور سرمایہ نجات تمرہ علم و قائدہ حیات وسیلہ جنت
و کیمائے سعادت طریق اولیاء و بصاعت اتقیا مقصد سالکان و نتیجہ نظام عالم و غایت
آخرینش جن و آدم مقبول ابرار و تقریبین محبوب انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ و التسلیم -
کھول کے دیکھ چشم دل لطف ہے کیا نماز میں

آتا ہے ہر طرف نظر نورِ خدا نماز میں

ایک لطیفہ

زمین خدا تعالیٰ کا پکھایا ہوا فرش ہے ۔

اس فرش پر خدا کے حضور پابند وقت سر جھکانا چاہئے جو شخص نماز نہ پڑھ کر زمین پر
خدا کے حضور سر نہیں رکھتا وہ خدا کی زمین سے اپنے پیر بھی اٹھالے اور اگر پیر رکھتا ہے تو پھر سر
بھی جھکائے ۔

دوسرا لطیفہ

ایک عارف کو ایک روز یہ آواز آئی کہ چاہے کتنی عبادت کرو کچھ قبول نہیں اس آواز
کو ان کے مرید نے بھی سنا دوسرا دن ہوا تو وہ عارف پھر عبادت میں مصروف ہو گئے ۔ پھر وہی
آواز آئی جب کئی مرتبہ ایسا ہوا ۔ تو مرید نے کہا کہ آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ ادھر کوئی پوچھتا بھی
نہیں اور آپ ہیں کہ خواہ مخواہ گرے جا رہے ہیں جب قبول ہی نہیں تو محنت سے کیا فائدہ!
بزرگ نے فرمایا

توانی ازاں دل بہ پردا ختن ۔ کہ دانی کہ او تو اس ساختن

کہ بھائی چھوڑ تو دوں لیکن یہ بتلاؤ کہ چھوڑ کر جاؤں کہاں؟ اور کس کے در پر؟ اس

جواب پر رحمت باری کو جو شش آیا اور آواز آئی کہ

قبول است گرچہ ہنر نیست ۔ کہ جز ما پناہ دگر نیست ۔

اگرچہ تمہاری کسی ڈھنگ کی نہیں لیکن خیر! جب ہمارے سوا تمہارا کوئی نہیں ہے تو تم کو

ہم ہی قبول فرمائیں گے ۔

ہماری دیگر زیر طبع مطبوعات

جو عنقریب پہلی بار منظر عام پر آرہی ہیں

۵۔ اسلامی تصور جہاد - محمد سعید اسعد

یہ دلکش کتاب تقریباً ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں آیات قرآنی کی روشنی میں اسلامی تصور جہاد کے رموز و اوقاف بیان کئے گئے ہیں مجاہدین اسلام کے لیے اس کتاب کا مطالعہ از حد مفید رہے گا۔

۶۔ جہاد مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم -

محمد سعید اسعد

احادیث نبوی کی روشنی میں جہاد کی فضیلت - اقسام - اہمیت اور دیگر بہت سی حیثیوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ جذبہ جہاد سے سرشار نوجوانوں کے لیے یہ خصوصی تحفہ ہے۔

۷۔ چار کی بہار - فیض احمد سعیدی

یہ قابل ذکر کتاب چند تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ منظر عام پر آرہی ہے۔ اس میں سعید صاحب نے بڑے منفرد انداز سے معلومات کا خزانہ جمع کیا ہے۔



۱۔ کلام نبوت - علامہ محمد فاضل ضوی

اس خوبصورت کتاب میں ایسی چالیس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے جن کا تعلق مرد مسلمان کی روزمرہ زندگی کے معاملات سے ہے۔ یہ منتخب احادیث ہمارے سفر زیست میں نشان منزل کی بنیاد رکھتی ہیں۔

۲۔ تعلیمات شاہ ولی اللہ - علامہ محمد فاضل ضوی

اس کتاب میں برصغیر کی ہر دلعزیز شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی گریں قدر تعلیمات و ہدایات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے جو دراصل طالبان ہدایت کے لیے بہترین راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳۔ انوار القرآن - علامہ محمد فاضل ضوی

اس کتاب میں منبع رشد و ہدایت قرآن مجید کے پیچیدہ موضوعات کو نہایت آسان فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے اس کتاب کا مطالعہ ہر طالب قرآن کے لیے اشد ضروری ہے۔

۴۔ حقیقت شرک - محمد سعید اسعد

یہ کتاب تقریباً ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں نہایت عالمانہ انداز سے شرک کے معنی و طالب کو بیان کیا گیا ہے۔

ہماری دیگر زیر طبع مطبوعات

جو عنقریب پہلی بار منظر عام پر آرہی ہیں

۵۔ اسلامی تصور جہاد - محمد سعید اسعد

یہ دلکش کتاب تقریباً ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں آیات قرآنی کی روشنی میں اسلامی تصور جہاد کے رموز و اوقاف بیان کئے گئے ہیں مجاہدین اسلام کے لیے اس کتاب کا مطالعہ از حد مفید رہے گا۔

۶۔ جہاد مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم -

محمد سعید اسعد

احادیث نبوی کی روشنی میں جہاد کی فضیلت - اقسام - اہمیت اور دیگر بہت سی حیثیوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ جذبہ جہاد سے سرشار نوجوانوں کے لیے یہ خصوصی تحفہ ہے۔

۷۔ چار کی بہار - فیض احمد سعیدی

یہ قابل ذکر کتاب چند تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ منظر عام پر آرہی ہے۔ اس میں سعید صاحب نے بڑے منفرد انداز سے معلومات کا خزانہ جمع کیا ہے۔



۱۔ کلام نبوت - علامہ محمد فاضل ضوی

اس خوبصورت کتاب میں ایسی چالیس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے جن کا تعلق مرد مسلمان کی روزمرہ زندگی کے معاملات سے ہے۔ یہ منتخب احادیث ہمارے سفر زیست میں نشان منزل کی بنیاد رکھتی ہیں۔

۲۔ تعلیمات شاہ ولی اللہ - علامہ محمد فاضل ضوی

اس کتاب میں برصغیر کی ہر دلعزیز شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی گریں قدر تعلیمات و ہدایات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے جو دراصل طالبان ہدایت کے لیے بہترین راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳۔ انوار القرآن - علامہ محمد فاضل ضوی

اس کتاب میں منبع رشد و ہدایت قرآن مجید کے پیچیدہ موضوعات کو نہایت آسان فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے اس کتاب کا مطالعہ ہر طالب قرآن کے لیے اشد ضروری ہے۔

۴۔ حقیقت شرک - محمد سعید اسعد

یہ کتاب تقریباً ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں نہایت عالمانہ انداز سے شرک کے معنی و طالب کو بیان کیا گیا ہے۔